بسم اللہ الرحمان الرحیم

''الغلام''

سائٹ کے ایک قاری کا مراسلہ بے کم وکاست اور بلا تبصرہ آپ سب کی جانکاری کیلئے پیش خدمت ہے

؎ آئینہ اُن کو دِکھایا تو بُرا مان گئے

عوام کے بنائے ہوئے ایک ''سیاسی لیڈر'' (کافر) کا رویہ

بمقابلہ

خدا کے بنائے ہوئے ''خلفائے احمدیت'' (حقیقی مسلمان) کے رویے

ڈاکٹر الٰہی بخش نے لاہور لکھا اور تلاشِ بسیار کے بعد یہ باورچی مل گیا اور اسے زیارت بھجوایا گیا جب قائد نے اسکے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھایا تو کہا کہ آج کا کھانا بہت لذیذ ہے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ ان کے پرانے باورچی کے ہاتھ کا کھانا ہے جسے بہت تلاش کے بعد بطور خاص بلوایا گیا تو قائد بہت خفا ہوئے اور کہا کہ اس کی تلاش اور زیارت لانے پر جو روپیہ صرف ہوا ہے وہ ان کے ذاتی حساب سے ادا کیا جائے۔

اسی قائداعظم کے پاکستان میں آج قومی دولت اقتدار کی دیوی پر قربان کی جاتی ہے، وزیروں کی فوج ظفر موج کا بیرونی دوروں پر جاہ و حشم کا یہ حال کہ غیر ملکی بھی دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ ریاستی ذمہ داری ادا کرنے آئے ہیں یا پکنک منانے؟

(C)-www.UrduPoint.com

قائداعظم محمد علی جناح کی اصول پسندی

علالت کے آخری دنوں میں قائد کی خوراک بہت کم ہو گئی تھی

احمد بلگرامی:

محمد علی جناح کی قیادت کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ مستقل مزاج اور عزم محکم کے مالک تھے۔ نہایت غور و فکر کے بعد ایک راستہ متعین کرتے اور پھر اس پر کوہ گراں کی طرح اٹل رہتے بڑی سے بڑی مشکل، مصلحت یا لالچ ان کے پائے استقامت میں لرزہ پیدا نہ کر سکتی تھی۔

قائداعظم کی سیاسی زندگی کا روشن پہلو یہ ہے کہ وہ نظم و ضبط کے معاملے میں کسی رو رعایت کے قائل نہ تھے

...

ہے کسی تھرڈ کلاس مجسٹریٹ کی نہیں''۔ قائداعظم نے فوراً جواب دیا ''حضور والا کو یہ معلوم ہونا چاہئے میں کوئی تھرڈ کلاس پلیڈر نہیں''۔ قائداعظم کے اس جواب پر حاضرین پر سکتہ چھا گیا۔

زیارت کے قیام کے دوران علالت کے آخری دنوں میں قائد کی خوراک بہت کم ہو گئی تھی۔ ان کے ڈاکٹر نے کہا کہ اگر کھانا ان کی پسند کا ہو تو وہ غالباً رغبت سے کھائیں محترمہ فاطمہ جناح نے بتایا کہ کراچی میں باورچی کے ہاتھ کا کھانا قائد بہت شوق سے کھایا کرتے تھے، وہ پنجاب کے کسی علاقے کا رہنے والا تھا

محمد علی جناحؒ کو عرصہ دراز سے تپ دِق کا مہلک مرض لاحق تھا۔ اس بیماری کی بدولت وہ بہت نحیف و نزار ہو چکے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد آپکے معالج ڈاکٹر الٰہی بخش کے حکم پر جب قائد کے سابقہ باورچی کو ڈھونڈ کر زیارت لایا گیا تا کہ آپ اپنی پسند کا کھانا کھا کر کچھ توانا ہو جائیں تو پتہ چلنے پر آپ نے اس کا بُرا منایا۔ عجیب بات ہے کہ ایک ملک کے بانی اور مسلمانانِ ہند کے (نعوذباللہ) کافر قائد نے اپنی زندگی اور موت کی جنگ لڑتے وقت بھی ایک باورچی کی تلاش کو ایک تعیش سمجھتے ہوئے اسے نہ صرف ناپسند فرمایا بلکہ آپ نے سختی سے حکم دیا کہ باورچی کو ڈھونڈنے اور زیارت لانے کا سارا خرچ قومی خزانے کی بجائے اُن کے ذاتی اکاؤنٹ سے ادا کیا جائے۔ دوسری طرف خدا کا بنایا ہوا ایک موٹا تازہ خلیفہ اپنی جان اور اپنا خاندانی اقتدار (گدی) بچانے کیلئے جب ربوہ سے بھاگ کر لندن پہنچتا ہے تو وہ چار دن بھی اپنی بیوی کا پکا ہوا کھانا نہ کھا سکا۔ فوراً حکم صادر کرتا ہے کہ ربوہ سے میرا باورچی بلوایا جائے۔ **کاش خدا کے بنائے ہوئے یہ عجیب خلیفے ایک (نعوذباللہ) کافر سیاسی لیڈر کے اس رویہ سے ہی کچھ سبق سیکھ لیتے۔؟؟؟؟؟**

"Never do it again. It is against human diginty."

(دوبارہ کبھی ایسا مت کرنا۔ یہ انسانی عظمت کے خلاف ہے)

خواتین کے حوالے سے بھی قائداعظم کے نظریات اور ان کی سوچ ہرگز روایتی نہیں تھی۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ مغربی یا یورپی طرز آزادی کے قائل تھے بلکہ وہ اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بھی خواتین سے معاشرے میں صحت مندانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتے تھے۔ اپنی خاندانی زندگی اور معاشرتی روایات کو پس پشت ڈال کر اپنی چھوٹی بہن محترمہ فاطمہ جناح کو تعلیم دلوائی انگلینڈ سے واپسی پر ...

... مشکل ہوگا لیکن انہوں نے ہمیں چائے پر مدعو کر لیا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں کو کس قدر اہمیت دیتے تھے گلشن جانڈیو کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مغربی لباس میں قائد کے سامنے آئیں تو انہوں نے اس قسم کا لباس پہننے سے منع فرمایا اور مشرقی لباس زیب تن کرنے کی ہدایت کی انہوں نے ایک مرتبہ کچھ زیورات خریدے تو قائداعظم نے فرمایا ''ایک ہی بڑا زیور پہنو بجائے اس کے چھوٹے چھوٹے بہت سے زیورات پہنو۔'' قائداعظم انتہائی باذوق شخصیت تھے محترمہ گلشن کے والد نے کچھ فرنیچر خریدنا تھا تو قائداعظم نے انہیں ایک کاریگر کے متعلق بتایا جو کہ بمبئی کے علاقے میں بہترین کاریگر تھا وہ حیران رہ گئے کہ ایک انتہائی مصروف ترین شخصیت کا مشاہدہ کتنا تیز اور اس کا ذوق کس قدر اعلیٰ ہے۔

سر سکندر حیات کی صاحبزادی سائیکل پر سوار ہو کر کچھ پمفلٹ محمد وٹ ہاؤس لے گئیں جہاں قائد ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان پمفلٹس پر لکھا تھا کہ یونینسٹ پارٹی نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے چوکیدار کو کہا کہ وہ قائد کو ان کے بارے میں بتائے تو انہوں نے فوراً بلا لیا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ایک میچور فرد کی مانند میرا احترام کیا ان کی گفتگو سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ وہ محترمہ طاہرہ مظہر علی کی ایک نوجوان لڑکی کی سمجھ کر اس سے بات کر رہے ہیں۔

احترام آدمیت نے جن اصولوں کا درس ہمارے دین نے ہمیں دیا ہے قائد اس پر پورے طور سے عمل پیرا تھے اور یہی ان کی عظمت کا راز ہے۔

(C)-www.UrduPoint.com

قائداعظم کی نجی زندگی

انہوں نے تمام عمر کسی پر اپنی مرضی نہیں تھوپی

وہ ہر حال میں انسانی آزادیوں کا احترام کرتے تھے

احترام انسانیت کے اصولوں کی پیروی ہی قائد کی عظمت کا راز ہے

...

ازم'' کی تحریک زوروں پر تھی یہ تحریک برطانیہ کے حکومتی سیاسی اور روایت پسند حلقوں میں ناپسندیدہ سمجھی جاتی تھی ایک غلام ملک کا باشندہ ہونے کے باوجود وہ اسکی میٹنگز اور جلسوں میں شرکت کرتے اور سر عام اس کے حق میں تقریریں کیا کرتے۔ غالباً اپنے وطن کی غلامی نے ان کے ذہن میں آزادی کی قدر پورے طور سے تسلیم کرائی تھی خود قائداعظم کے اپنے الفاظ میں ''انسانی آزادیوں کی تحریک میری زندگی کا ایک حصہ ہے اور اس سے مجھے بہت بہت میمیز ملتی ہے۔

قائداعظم 30 سال سے زیادہ عرصہ تک مجلس قانون ساز کے رکن رہے۔ اتنے طویل عرصے میں بہت سے اتار چڑھاؤ آئے لیکن جناح کے متعلق ان کے شدید مخالفین بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سیاسی حریفوں کے آئینی حقوق کے لئے بھی آواز اٹھائی اور اپنی مخالفت کو بھی اصول پسندی کے راستے کی دیوار نہ بننے دیا وہ خود بھی اپنی شخصی آزادی کی سختی سے حفاظت کرتے اور اپنے ذاتی نظریات کو بیانگ دہل بیان کرنے سے ہرگز نہیں گھبراتے تھے جارج پنجم نے اپنے دورۂ ہندوستان کے موقع پر جب تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان کیا تو وہ صرف قائداعظم ہی تھے جنہوں نے عین جلسے کے درمیان میں اٹھ کر اس کے عہد میں ہونے والے مظالم اور ناانصافیوں کا ذکر کیا اور اس کی شدید مذمت کی اہل بمبئی نے ان کی اس بے خوفی سے متاثر ہو کر جناح ہال تعمیر کیا۔

قائداعظم جس طرح اپنی زندگی کی حفاظت کرتے اسی طرح دوسروں کی آزادی کا بھی احترام کرتے۔ وہ احترام آدمیت کے بھی سختی سے قائل تھے۔ ایک نوجوان نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کی کوشش کی تو انہوں نے سختی سے روکتے ہوئے فرمایا۔

محمد علی جناحؒ کو خلیفہ، مصلح، مجدد یا کوئی دینی راہنما ہونے کا دعویٰ نہیں تھا۔ آپ ایک ملک کے بانی تھے اور قوم نے آپ کو قائداعظم اور بابائے قوم کے خطابات سے نوازا تھا۔ اور آپ بجا طور پر مسلمانانِ ہند کے نجات دہندہ تھے۔ اسکے باوجود ایک عام پاکستانی بھی آپکی نظر میں بہت معزز تھا۔ انہوں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک عام پاکستانی آپکے ہاتھ چومے کیونکہ ایسا کرنا آپکی نظر میں انسانی عظمت اور وقار کے خلاف تھا۔ **کاش ہمارے خدا کے بنائے ہوئے یہ عجیب خلفائے احمدیت جو اپنے ہاتھ آگے بڑھا بڑھا کر لوگوں سے چمواتے ہیں اس (نعوذباللہ) کافر سیاسی لیڈر کے اس طرز عمل سے کچھ سبق سیکھ لیتے۔؟؟؟؟؟**

فقط

ایک قاری

۱۴۔ اگست ۲۰۰۷ء